ضمیمہ الف

اسٹیٹ بینک —2024ء کے دوران ضوابطی اور نگرانی سے متعلق پیش رفت

ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے مطابق مالی اداروں[1] میں مالی استحکام کو یقینی بنانا، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی قانونی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ مرکزی بینک اس ذمہ داری کی انجام دہی کے لیے مؤثر ریگولیشن اور کلیدی مالی اداروں اور ادائیگی کے نظام (یعنی بینکوں، خرد مالکاری بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، مبادلہ کمپنیوں، پیمنٹ سسٹم آپریٹرز اور فراہم کنندگان، اور الیکٹرانک منی اداروں) کی نگرانی کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک بین الاقوامی بہترین معیارات کے مطابق، مالی استحکام کو یقینی بنانے، مالی شعبے کی ترقی، اور اقتصادی نمو کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔۔ 2024ء میں، اسٹیٹ بینک نے مالی استحکام کے خطرات کو محدود رکھنے کے ساتھ ساتھ اقتصادی نمو کی حمایت کے لیے اپنے ضوابطی اور نگرانی کے نظام کو مزید مؤثر بنانے کے اقدامات کیے۔

2024ء کا آغاز نازک مالی استحکام اور مشکل جغرافیائی و معاشی حالات کے ساتھ ہوا، جن میں بلند مہنگائی، سپلائی چین میں رکاوٹیں، جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورت حال، اور مسلسل سخت زری پالیسی شامل تھیں۔ بڑے مرکزی بینکوں نے سال کی دوسری ششماہی تک سخت پالیسی مؤقف برقرار رکھا، تاہم اشیائے صرف کی قیمتوں میں نرمی اور سپلائی چین میں خلل کے خاتمے کے نتیجے میں مہنگائی کے دباؤ میں کمی آئی۔ اسٹیٹ بینک نے بھی جون 2024ء میں 22 فیصد کی بلند ترین سطح سے پالیسی ریٹ کم کرکے دسمبر 2024ء میں 13 فیصد کردیا۔ اسٹیٹ بینک سمیت مرکزی بینکوں نے اقتصادی سرگرمیوں کے فروغ اور قیمتوں کے استحکام نیز مالی استحکام کے تحفظ کے مابین توازن قائم رکھنے کی کوشش کی، تاکہ مالی اور کلی معاشی چیلنجز سے محتاط انداز میں نمٹا جاسکے۔

اسٹیٹ بینک نے 2024ء کے دوران مالی استحکام کو متاثر کرنے والی پیش رفت کی بغور نگرانی کی اور اپنے پالیسی فریم ورک کو مضبوط بنانے کے لیے مختلف اقدامات نافذ کیے، تاکہ ابھرتے ہوئے نظامی خطرات سے مؤثر طور پر نمٹا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک وژن 2028ء سے ہم آہنگ یہ اقدامات، اسٹیٹ بینک اسٹریٹجک پلان 2023-2028ء میں مقرر کردہ اہداف کے حصول کی جانب ایک اہم قدم ہیں۔[2] اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک کی جانب سے نافذ کیے گئے ضوابطی اور نگرانی سے متعلق اقدامات کا تفصیلی جائزہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

مالی استحکام–ایک وسیع (میکرو) تناظر

تصفیے اور بحران سے نمٹنے کی تیاری: 2024ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے اپنے تصفیے کے نظام اور بحران سے نمٹنے کی تیاری کے فریم ورک کو مضبوط بنانے کے لیے نمایاں پیش رفت کی، جو مالی دباؤ کی صورت میں مالی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکنگ کمپنیز آرڈیننس (بی سی او) 1962ء اور ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) ایکٹ 2016ء میں تجویز کردہ قانونی ترامیم نافذ کی گئیں، تاکہ بینکوں کے تصفیے کے حوالے سے بین الاقوامی معیارات اور بہترین طریقہ کار سے ہم آہنگی یقینی بنائی جاسکے۔ ان ترامیم کے تحت، اسٹیٹ بینک کو باقاعدہ طور پر ریزولیوشن اتھارٹی مقرر کیا گیا، جبکہ خرد مالکاری بینکوں کو بھی بینکنگ کمپنیز آرڈیننس کے ریزولیوشن سسٹم کے دائرہ کار میں شامل کردیا گیا۔ ان اصلاحات کے تسلسل میں، اسٹیٹ بینک نے ایک نیا خصوصی شعبہ قائم کیا، جس کا نام "شعبہ تصفیہ مالی ادارہ جات (Financial Institutions Resolution Department – FIRD)" رکھا گیا، تاکہ مالی شعبے کے حفاظتی نظام کو مضبوط بنایا جاسکے اور اسٹیٹ بینک کے تصفیے کے فریم ورک کو مؤثر بنایا جاسکے۔ ایف آئی آر ڈی،

[1] اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ، 1956ء

[2] ایس بی پی وژن 2028ء

اسٹیٹ بینک کے ضوابطی اور نگرانی کے دائرہ اختیار میں آنے والے متاثرہ یا کمزور زیرِ ضابطہ اداروں کے تصفیے سے متعلق فرائض سرانجام دے گا۔[3]

مزید بر آں، اسٹیٹ بینک کو فراہم کی جانے والی جاری تکنیکی معاونت کے تحت، عالمی بینک نے مارچ 2024ء اور اکتوبر 2024ء میں دو مشن روانہ کیے۔ ان مشنز کا مقصد مارچ 2023ء میں منعقدہ کرائسس سیمولیشن ایکسرسائز (سی ایس ای) کے دوران نشاندہی کردہ خلا کو پُر کرتے ہوئے مالی شعبے کے استحکام اور بحران سے نمٹنے کی تیاری کو مزید بہتر بنانا تھا۔ اس تکنیکی معاونت کا مرکز اسٹیٹ بینک کے عملے کی استعداد میں اضافہ اور ثانوی ضوابط اور اندرونی پالیسیوں کی تیاری کے مسودے میں رہنمائی فراہم کرنا تھا، تاکہ ادارہ جاتی صلاحیت کو درج ذیل شعبوں میں بہتر بنایا جاسکے: (i) ابتدائی مداخلت؛ (ii) بینکوں کا تصفیہ؛ (iii) ہنگامی سیالیتی معاونت ؛ (iv) ڈپازٹ پروٹیکشن؛ اور (v) بحران کے دوران ہم آہنگی کا طریقہ کار۔

ڈپازٹ پروٹیکشن

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (DPC)، جیسا کہ ڈی پی سی ایکٹ 2016ء[4] کے تحت قائم کیا گیا ہے، اہل ڈپازٹرز کو اس حد تک معاوضہ فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے جو کارپوریشن کی جانب سے مقرر کی جائے، اس صورت میں جب اسٹیٹ بینک کسی بینک کو ناکام ادارہ قرار دے۔ محفوظ یا تحفظ شدہ ڈپازٹس کی حد، ڈپازٹ انشورنس کے نظام کی افادیت جانچنے کا ایک اہم معیار ہے، کیونکہ مناسب حد ڈپازٹرز کے اعتماد کو مضبوط کرتی ہے، مالی نظام پر بھروسا بڑھاتی ہے اور بینکوں پر اچانک دباؤ (bank runs) کے خطرے کو کم کرتی ہے۔ ستمبر 2021ء میں اعلان کردہ 500,000 روپے کی ڈپازٹ پروٹیکشن کوریج کو اکتوبر 2024ء میں[5] نظرِ ثانی کے بعد بڑھا کر 1,000,000 روپے کر دیا گیا۔ مزید بر آں، بینکوں کی تحلیل کے عمل میں ریزولیوشن اتھارٹی یعنی اسٹیٹ بینک کو مؤثر معاونت فراہم کرنے کے لیے، ڈی پی سی ایکٹ 2016ء میں قانونی ترامیم کی گئیں۔ ان ترامیم کے نتیجے میں، ڈی پی سی کو ناکام بینک کی صورت میں اہل ڈپازٹرز کو بروقت ادائیگی کے لیے اضافی اختیارات فراہم کیے گئے اور کارپوریشن کے دائرہ اختیار کو محض پے باکس سے بڑھا کر پے باکس پلس کر دیا گیا۔[6]

سیونگ ڈپازٹس پر کم از کم منافع کی شرح

اسٹیٹ بینک نے اس سے قبل بینکوں کے لیے یہ شرط مقرر کی تھی کہ وہ اپنے سیونگ ڈپازٹس پر کم از کم منافع کی شرح اسٹیٹ بینک کے ریپو ریٹ سے 50 بیسس پوائنٹس کم ادا کریں گے۔ اس اقدام کا مقصد سیونگ ڈپازٹس پر مناسب منافع کی فراہمی کو یقینی بنانا اور ڈپازٹرز کے مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔[7] نومبر 2024ء میں اسٹیٹ بینک نے ایک نظرِ ثانی شدہ ہدایت جاری کی، جس کے تحت یہ شرط مالی اداروں، سرکاری اداروں اور پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کی جانب سے رکھے گئے ڈپازٹس پر لاگو نہیں رہے گی۔[8]

ریگولیٹری ریٹیل پورٹ فولیو کی حد میں اضافہ

اسٹیٹ بینک نے کووِڈ-19 وبا کے دوران ریٹیل پورٹ فولیو کی حد 125 ملین روپے سے بڑھا کر 180 ملین روپے کر دی تھی، تاکہ مشکل معاشی حالات میں قرض گیروں اور مالی اداروں کو سہولت فراہم کی جاسکے۔[9] بعد ازاں، چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کو مزید معاونت فراہم کرنے اور بینکوں و ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کے لیے سرمایہ جاتی سہولتوں میں

---

[3] ایف آئی آر ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2024ء

[4] ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ، 2016ء

[5] ڈی پی سی سرکلر لیٹر نمبر 03 برائے 2024ء

[6] "پے باکس" مینڈیٹ سے مراد وہ نظام ہے جس میں ڈپازٹ انشورر صرف بیمہ شدہ ڈپازٹس کی واپسی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ "پے باکس پلس" مینڈیٹ سے مراد وہ نظام ہے جس میں ڈپازٹ انشورر کو اضافی ذمہ داریاں بھی حاصل ہوتی ہیں، مثلاً بعض تصفیاتی افعال (جیسے مالی معاونت فراہم کرنا)۔

[7] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2013ء

[8] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2024ء

[9] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 12 برائے 2020ء

بہتری کے پیش نظر، اس حد کو مزید بڑھا کر 300 ملین روپے کر دیا گیا۔[10] یہ اقدام ایس ایم ای قرضوں میں اضافہ کرے گا اور معیشت کے حقیقی شعبے کو قرض کی فراہمی میں بہتری آئے گی۔

نظامی طور پر اہم ملکی بینکوں (D-SIBs) کا تعین

اسٹیٹ بینک نے اپنے مقررہ طریقہ کار کے مطابق 2024ء کے لیے نظامی طور پر اہم ملکی بینکوں (D-SIBs) کی نشاندہی کی۔ اس تجزیے کے نتیجے میں نیشنل بینک، یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ اور حبیب بینک لمیٹڈ کو D-SIBs قرار دیا گیا۔ ان بینکوں پر ان کی نظامی اہمیت کے باعث اضافی کامن ایکویٹی ٹیئر 1 (CET-1) سرمایہ جاتی تقاضے عائد ہوں گے، جبکہ ان کی نگرانی بھی نسبتاً زیادہ سخت انداز میں کی جائے گی۔ اس اقدام کا مقصد ممکنہ نظامی خطرات کو کم کرنا اور مالی نظام کی مجموعی مضبوطی کو برقرار رکھنا ہے۔[11]

مالی استحکام کے جائزے سے متعلق اسٹیٹ بینک کی اشاعتیں: اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے بارے میں اپنی تشخیص کو باقاعدگی سے بیرونی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ شیئر کرتا ہے تاکہ وہ ابھرتے ہوئے خطرات، نظام کی مضبوطی اور شعبے کی کارکردگی سے باخبر رہ سکیں۔ اس حوالے سے 2024ء میں اسٹیٹ بینک نے بینکاری کے اعدادوشمار اور مالی اصابت کے اشاریے (FSIs) پر مشتمل سہ ماہی مجموعے برائے دسمبر 2023ء، مارچ 2024ء اور جون 2024ء؛ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کی ششماہی کارکردگی کی رپورٹ، سالانہ مالی استحکام کا جائزہ برائے 2023ء، اور گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 23ء شائع کیں۔

بین الاقوامی شمولیت: اسٹیٹ بینک نے 2024ء کے دوران مختلف بین الاقوامی فورمز اور اداروں کے ساتھ فعال شمولیت اختیار کی، تاکہ مالی استحکام سے متعلق عالمی سطح پر ہونے والی پیش رفت سے ہم آہنگ رہا جا سکے اور بین الاقوامی بہترین طریقہ کار سے استفادہ کیا جا سکے۔ اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک نے مالی استحکام بورڈ، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور مختلف علاقائی فورمز کے اجلاسوں اور ورکنگ گروپس میں شرکت کی۔ ان فورمز کے ذریعے، مالی استحکام کے ابھرتے ہوئے موضوعات، جیسے کہ موسمیاتی تبدیلی سے وابستہ مالی خطرات، ڈیجیٹلائزیشن اور مصنوعی ذہانت کے اثرات، سائبر رسک، اور سرحد پار ادائیگیوں کے نظام کی بہتری پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے جون 2024ء میں واشنگٹن ڈی سی میں آئی ایم ایف اور عالمی بینک کے زیرِ اہتمام منعقدہ مالی شعبے کو درپیش پالیسی چیلنجز پر 23ویں سالانہ بین الاقوامی کانفرنس اور مارچ 2024ء میں ٹوکیو، جاپان میں منعقدہ بینکاری نگرانی سے متعلق 18ویں ایشیا-بحرالکاہل اعلیٰ سطحی اجلاس میں شرکت کی۔

مالی استحکام–ایک مائکرو تناظر

سائبر رسک مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ (سی آر ایم ڈی) کا قیام: مالی استحکام کے تحفظ میں سائبر سیکیورٹی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے سائبر رسک مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ (سی آر ایم ڈی) قائم کیا، جو بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے زیرِ نگرانی اداروں میں سائبر رسک کی نگرانی اور بینکاری نظام کی سائبر استقامت (Cyber Resilience) کو مضبوط بنانے کا ذمہ دار ہے۔ اس کے علاوہ، ڈپارٹمنٹ کو ڈجیٹل فراڈ کی روک تھام اور ان کے تدارک کے لیے اقدامات کرنے کی ذمہ داریاں بھی سونپی گئی ہیں۔[12]

غیر فعال قرضوں کے انتظام کی حکمتِ عملی سے متعلق رہنما اصول: اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو موجودہ غیر فعال قرضوں کے ذخیرے سے نمٹنے اور ان میں مزید اضافے کو کم سے کم کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے رہنما اصول وضع کیے۔ اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ جاری کردہ رہنما اصولوں کے مطابق، اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے باقاعدہ منظوری کے ساتھ ایک جامع غیر فعال قرضوں کے انتظام کی حکمتِ عملی تیار کریں۔ رہنما اصولوں

[10] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2024ء
[11] شعبہ بیرونی ابلاغ | پریس ریلیز، 29 اگست 2024ء
[12] بی ایس ڈی-1 سرکلر نمبر 01 برائے 2024ء

کے مطابق، اس حکمتِ عملی میں کم از کم غیر فعال قرضوں کی شناخت، انتظام، نگرانی اور تخفیف (Mitigation) سے متعلق امور شامل ہونے چاہئیں۔[13]

قرضوں، ایڈوانسز اور فنانسنگ کی چارج آف: بینکاری صنعت کے غیر فعال قرضوں میں مکمل طور پر تموین شدہ پرانے غیر فعال قرضوں کا ایک نمایاں حصہ شامل ہے۔ ان پرانے غیر فعال قرضوں سے متعلق مسائل کے حل کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو مکمل طور پر تموین شدہ کارپوریٹ/کمرشل اور ایس ایم ای غیر فعال قرضوں کو چارج آف کرنے کی اجازت دی اور اس کے لیے کم از کم ضروری شرائط مقرر کیں۔ ہدایات میں واضح کیا گیا کہ اس قسم کی چارج آف کسی بھی مالی رعایت کے مترادف نہیں ہوگی اور قرض گیروں سے وصولی کے حوالے سے بینکوں کے حقوق برقرار رہیں گے۔ تاہم، چارج آف کیے گئے غیر فعال قرضے بینکوں کے مالی بیانات میں ظاہر نہیں ہوں گے بلکہ انہیں میمورنڈم اکاؤنٹس میں رکھا جائے گا۔[14]

انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ اسٹینڈرڈ9 (آئی ایف آر ایس9) کا نفاذ: مالی اداروں کو آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ میں درپیش چیلنجز کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک نے تعمیل کی مدت میں توسیع کی اور اسٹیٹ بینک کی آئی ایف آر ایس9 اطلاقی ہدایات میں ترامیم متعارف کرائیں۔ نظرثانی شدہ ہدایات کے تحت، مالی اداروں کو اجازت دی گئی کہ وہ بیرونِ ملک منسلک اداروں کے لیے میزبان ملک کے اکاؤنٹنگ طریقہ کار استعمال کریں، جب تک کہ متعلقہ دائرۂ اختیار میں آئی ایف آر ایس9 نافذ نہ ہو جائے۔ آئی ایف آر ایس 9 کے درج ذیل پہلوؤں کے نفاذ کی مدت میں توسیع کی گئی: (i) غیر درج شدہ ایکویٹی سیکیورٹیز کی پیمائش؛ (ii) ایکسپوژر ایٹ ڈیفالٹ ماڈلز؛ (iii) مؤثر شرحِ مبادلہ کا طریقہ کار؛ اور (iv) ترمیمی اکاؤنٹنگ۔ ہموار نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے، مالی اداروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ نظر ثانی شدہ ہدایات اور مقررہ مدت کے مطابق تعمیل کے لیے بورڈ سے منظور شدہ منصوبے تیار کریں۔[15]

غیر فعال اثاثوں (این پی ایز) کی منتقلی اور تفویض سے متعلق رہنما اصول: اسٹیٹ بینک نے غیر فعال اثاثوں (این پی ایز) کی کارپوریٹ ری اسٹرکچرنگ کمپنیوں (سی آر سیز) کو منتقلی اور تفویض سے متعلق رہنما اصولوں پر نظر ثانی کی، تاکہ بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو اس عمل میں سہولت فراہم کی جاسکے اور بیمار صنعتی یونٹس کی بحالی میں مدد ملے۔ نظر ثانی شدہ رہنما اصولوں میں کنسورشیم/سنڈیکیٹ فنانسنگ سے متعلق ایک نیا حصہ شامل کیا گیا ہے، جو کنسورشیم یا سنڈیکیٹ قرضوں سے پیدا ہونے والے غیر فعال اثاثوں سے نمٹنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، نظر ثانی شدہ رہنما اصول ڈیٹا کے تبادلے، رازداری اور ڈیٹا کے تحفظ سے متعلق قوانین کی تعمیل کی اہمیت پر زور دیتے ہیں، جو معلوماتی سیکیورٹی پر بڑھتی ہوئی توجہ کی عکاسی کرتا ہے۔[16]

نئے الیکٹرانک کریڈٹ انفارمیشن بیورو (سی آئی بی) (سسٹم (V2) کا اجرا: اسٹیٹ بینک نے اپ گریڈ شدہ الیکٹرانک کریڈٹ انفارمیشن بیورو سسٹم (eCIB V2) متعارف کرایا، جو یکم جنوری 2025ء سے نافذ العمل ہوا اور سابقہ eCIB سسٹم کی جگہ لے لی۔ یہ اصلاحات اور ترامیم کریڈٹ انفارمیشن رپورٹس کے دائرۂ کار اور جامعیت کو بہتر بنانے کے لیے کی گئیں۔ یہ اپ ڈیٹس بین الاقوامی معیارات اور جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہیں، جو پاکستان میں مالی انفراسٹرکچر کو جدید بنانے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے وسیع تر وژن کی عکاسی کرتی ہیں۔[17]

[13] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2024ء
[14] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2024ء
[15] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 16 برائے 2024ء
[16] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 15 برائے 2024ء
[17] سی پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2024ء

مقیم افراد کی جانب سے بیرونِ ملک ایکویٹی سرمایہ کاری: اسٹیٹ بینک نے زرِ مبادلہ مینوئل میں بیرونِ ملک ایکویٹی سرمایہ کاری فریم ورک برائے مقیم افراد میں ترامیم کیں، تاکہ برآمدی کمپنیوں، بالخصوص آئی ٹی کے شعبے میں کام کرنے والی کمپنیوں، کو بیرونِ ملک اپنی موجودگی بڑھانے اور ملک کی برآمدات میں اضافہ کرنے میں سہولت فراہم کی جاسکے۔ ان ترامیم میں، دیگر امور کے ساتھ، آئی ٹی شعبے میں برآمدات پر مبنی کمپنیوں کو بیرونِ ملک اداروں میں حصہ (شیئر ہولڈنگ کی فیصد) حاصل کرنے کی اجازت اور ہر دائرۂ اختیار میں صرف ایک ادارہ قائم / حاصل کرنے کی پابندی میں نرمی شامل ہے۔[18]

برآمدکنندگان کے خصوصی غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹس (ESFCAs) میں موجود رقوم کے استعمال میں نرمی: برآمدکنندگان کو سہولت فراہم کرنے اور کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دینے کے مقصد کے تحت، اسٹیٹ بینک نے زرِ مبادلہ مینوئل میں ترامیم متعارف کرائیں تاکہ ESFCAs میں محفوظ رقوم کے استعمال کو آزاد بنایا جاسکے۔ اس کے نتیجے میں، تمام برآمدکنندگان ESFCAs میں موجود رقوم کو اپنے کاروباری مقاصد کے لیے جاری کھاتے (Current Account) کی نوعیت کی تمام تر بیرونِ ملک ادائیگیوں کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری کے بغیر، آزادانہ طور پر استعمال کرسکتے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے مجاز ڈیلرز کو ہدایت کی کہ وہ برآمدکنندگان کی درخواست پر ESFCAs میں موجود بیلنس کے ضمن میں ڈیبٹ کارڈز جاری کریں۔[19]

مبادلہ کمپنیوں (ای سیز) کے لیے ضوابطی فریم ورک کا اجرا: اسٹیٹ بینک نے موجودہ ضوابطی ہدایات کے جامع جائزے کے بعد ایک مربوط اور اپ ڈیٹ شدہ "ضوابطی فریم ورک برائے مبادلہ کمپنیاں (آر ایف ای سی)" جاری کیا۔ یہ فریم ورک کارپوریٹ گورننس کے اسٹرکچرز کی وضاحت کرتا ہے، داخلی کنٹرولز اور آئی ٹی سسٹمز سے متعلق تقاضے مقرر کرتا ہے، اور نگرانی و نفاذ کے نظام کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ رپورٹنگ تقاضوں کو اپ ڈیٹ کرتا ہے اور مبادلہ کمپنیوں کے لیے ضوابطی رہنمائی کا ایک واحد اور جامع ماخذ فراہم کرتا ہے۔[20]

اندرونِ ملک ترسیلاتِ زر کا فروغ: اسٹیٹ بینک نے حکومتِ پاکستان کے اشتراک سے اندرونِ ملک ترسیلاتِ زر کو باضابطہ ذرائع سے بڑھانے کے لیے وقتاً فوقتاً، مختلف پالیسی اقدامات متعارف کرائے ہیں۔ 2022ء میں، مبادلہ کمپنیوں کو ترسیلاتِ زر جمع کرنے کی کوششوں میں اضافے کی حوصلہ افزائی کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ان مبادلہ کمپنیوں کو انٹربینک مارکیٹ میں جمع کرائے جانے والے ہر ڈالر کی ترسیل پر ایک (1) روپیہ مراعاتی رقم دینے کا اعلان کیا۔[21] 2024ء میں، اس شرح پر نظر ثانی کرکے اسٹیٹ بینک کے نامزد بینکوں کو جمع کرائے جانے والے ہر ڈالر کی ترسیل پر دو (2) روپے کر دیا گیا۔[22] مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے کارکردگی پر مبنی مراعاتی شرحیں بھی متعارف کرائیں، جن کے تحت ترسیلاتِ زر کی شرحِ نمو اور حجم سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مقررہ معیار پر پورا اترنے کی صورت میں مبادلہ کمپنیوں کو فی ڈالر تین (3) اور چار (4) روپے ادا کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک نے اندرونِ ملک ترسیلاتِ زر پر ٹیلی گرافک ٹرانسفر (T.T) چارجز کی واپسی کے لیے بھی اسی نوعیت کا مراعاتی ماڈل متعارف کرایا، تاکہ مجاز ڈیلرز اور مائیکروفنانس بینکوں کو ترسیلاتِ زر کے بہاؤ میں اضافے کے لیے زیادہ سے زیادہ کوششوں کی ترغیب دی جاسکے۔[23]

اشیا کی درآمد کے لیے پیشگی ادائیگی: اسٹیٹ بینک نے مجاز ڈیلرز کو اجازت دی کہ وہ مناسب استعداد کے جائزے (Due Diligence) کے بعد، اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری کے بغیر، ناقابلِ تنسیخ لیٹر آف کریڈٹ یا انوائس پر اشیا کی درآمد

---

[18] ایف ای سرکلر نمبر 01 برائے 2024ء

[19] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2024ء

[20] ایف ای سرکلر نمبر 02 برائے 2024ء

[21] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03 برائے 2022ء

[22] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 10 برائے 2024ء

[23] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09 برائے 2024ء

کے لیے پیشگی ادائیگیاں کر سکیں۔ ایسی پیشگی ادائیگیاں، حسبِ صورت، لیٹر آف کریڈٹ یا انوائس کی مالیت کے 100 فیصد تک کی جا سکتی ہیں۔[24]

کیش ڈالر کی درآمد: 2023ء میں، اسٹیٹ بینک نے ایک عارضی اقدام متعارف کرایا، جس کے تحت مبادلہ کمپنیوں کو ضرورت کی بنیاد پر، قابلِ اجازت غیر ملکی کرنسیوں کی برآمدی کھیپوں کی مالیت کے مقابلے میں، نقد ڈالر درآمد کرنے کی اجازت دی گئی۔ یہ انتظام 31 دسمبر 2023ء تک نافذ العمل رہا۔[25] تاہم، ستمبر 2024ء میں، اسٹیٹ بینک نے اوپن مارکیٹ میں نقد ڈالر کی مناسب دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ان ہدایات کی مدت بڑھا کر 30 جون 2025ء تک کر دی۔[26]

متنوع ادائیگی حقوق (Diversified Payment Rights – DPRs) کے لیے ضوابطی فریم ورک: اسٹیٹ بینک نے زرِ مبادلہ مینوئل میں درج ذیل فریم ورکس متعارف کرائے، تاکہ مجاز ڈیلرز کو پاکستان سے باہر غیر ملکی زرِ مبادلہ کے مستقبل کے بہاؤ (Foreign Exchange Future Flows) کے ذریعے طویل مدتی فنڈز حاصل کرنے میں سہولت فراہم کی جا سکے (i) :بین الاقوامی ادائیگی احکامات سے متعلق فریم ورک؛ اور (ii) مجاز ڈیلرز کے لیے طویل مدتی فنڈ ریزنگ کے مقصد سے غیر ملکی زرِ مبادلہ کے مستقبل کے بہاؤ کے لین دین سے متعلق فریم ورک۔ یہ فریم ورکس ان طریقہ کار اور ہدایات کی وضاحت کرتے ہیں جن کے تحت مجاز ڈیلرز پاکستان سے باہر قائم کسی اسپیشل پرپز وہیکل (SPV) کو اپنے متنوع ادائیگی کے حقوق فروخت کرکے اس سے طویل مدتی فنڈز حاصل کر سکتے ہیں۔[27]

نگرانی سے متعلق اقدامات – لائسنسوں کی منسوخی اور معطلی: 2024ء میں، اسٹیٹ بینک نے قابلِ اطلاق قوانین اور اسٹیٹ بینک کے ضوابط کی خلاف ورزیوں کی بنیاد پر بعض مبادلہ کمپنیوں کی اجازت معطل کی جبکہ بعض کے لائسنس منسوخ کر دیے۔ اس کے نتیجے میں، اسٹیٹ بینک نے ایسی مبادلہ کمپنیوں، ان کے صدر دفاتر اور مجاز برانچوں کو (معطلی کی صورت میں، معطلی کی مدت کے دوران) کسی بھی قسم کی کاروباری سرگرمی انجام دینے سے روک دیا۔[28]،[29]،[30]،[31]

بازارِ زر

مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) کی باز خریداری: 2024ء کی دوسری ششماہی میں، وفاقی حکومت نے سرکاری سیکیورٹیز کی باز خریداری پالیسی متعارف کرائی، جس کے تحت حکومت نے مارکیٹ ٹریژری بلز کے ایک مخصوص حصے کو واپس خریدنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت کے اس فیصلے کی روشنی میں، اسٹیٹ بینک نے وفاقی حکومت کے ڈیبٹ مینجمنٹ آفس (DMO) کے ساتھ مشاورت سے باز خریداری لین دین کے عملی طریقہ کار (جیسے نیلامی کا طریقہ، قیمت، باز خریداری کے لیے پیش کی جانے والی سیکیورٹیز وغیرہ) تیار کیے۔ طے شدہ طریقہ کار اور شرائط کے مطابق، مارکیٹ ٹریژری بلز کی باز خریداری نیلامیاں 30 ستمبر 2024ء، 10 اکتوبر 2024ء اور 30 اکتوبر 2024ء کو منعقد کی گئیں، جن میں مارکیٹ سے نمایاں مقدار میں ایم ٹی بیز واپس خریدے گئے۔ اس اقدام کے ذریعے حکومت دستیاب سیالیت کو مؤثر طور پر استعمال کرنے اور مالکاری اخراجات میں بچت کرنے میں کامیاب رہی۔[32]

---

[24] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2024ء
[25] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 11 برائے 2023ء
[26] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 07 برائے 2024ء
[27] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 05 برائے 2024ء
[28] شعبہ بیرونی ابلاغ | پریس ریلیز، 12 فروری 2024ء
[29] شعبہ بیرونی ابلاغ | پریس ریلیز، 13 فروری 2024ء
[30] شعبہ بیرونی ابلاغ | پریس ریلیز، 15 نومبر 2024ء
[31] شعبہ بیرونی ابلاغ | پریس ریلیز، 09 دسمبر 2024ء
[32] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 06 برائے 2024ء

ضمانت (Collateral) اور فریق ثانی (Counterparty) کی اہلیت سے متعلق فریم ورک: اسٹیٹ بینک نے اپنی زری پالیسی کے تحت قرضہ جاتی آپریشنز اور مضاربہ پر مبنی مالکاری سہولتوں کے لیے ضمانت اور فریق ثانی کی اہلیت سے متعلق نئی پالیسیاں متعارف کرائیں، جن کا مقصد ان سہولتوں کے لیے خطرے میں کمی کے اقدامات کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

ضمانت سے متعلق پالیسی کے تحت، مدت اور اتار چڑھاؤ) کے تخمینوں کی بنیاد پر، اسٹیٹ بینک سے قرضے حاصل کرنے کے لیے بطورِ ضمانت استعمال کی جانے والی سرکاری سیکیورٹیز پر ہیئر کٹس (Haircuts) متعارف کرائی گئیں۔ یہ ہیئر کٹس دباؤ کے حالات میں ضمانت کی قدر میں کمی اور اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کی بیلنس شیٹ کو لاحق ممکنہ نقصانات کے خلاف ایک حفاظتی بفر فراہم کریں گی۔

فریق ثانی کی اہلیت سے متعلق پالیسی میں اہلیت کے جائزے کے عمل میں مالی استحکام کو شامل کیا گیا ہے۔ اس پالیسی کے تحت، اہلیت کے معیار بازل سوم کے سرمایہ اور سیالیت سے متعلق تقاضوں کی بنیاد پر مقرر کیے گئے ہیں، تاکہ مساوی مسابقتی ماحول (Level Playing Field) کو یقینی بنایا جاسکے اور مارکیٹ میں غیر جانبداری برقرار رہے۔

یہ فریم ورک 2 جولائی 2025ء سے نافذ العمل ہو گا۔[33]

اسلامی بینکاری

شرعی معیارات کو اپنانا: 2024ء میں، اسٹیٹ بینک نے اسلامی مالی اداروں کے لیے اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (اے اے او آئی ایف آئی) کے متعدد شرعی معیارات اختیار کیے اور شرعی تعمیل کے فریم ورک کو مضبوط بنانے اور اسلامی بینکاری صنعت میں شرعی طریقہ کار میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے انہیں وقتاً فوقتاً نافذ العمل قرار دیا۔ اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک نے اختیار کیے گئے شرعی معیارات کا ایک مجموعہ (Compendium) بھی جاری کیا، تاکہ شرعی معیارات کو اختیار کرنے سے متعلق ہدایات کو یکجا کیا جاسکے اور صارفین کو بآسان رسائی فراہم کی جاسکے۔[34]

سیونگ اکاؤنٹس پر منافع کی تقسیم: اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز) کو ہدایت کی کہ وہ اپنے پاکستانی روپے میں سیونگ اکاؤنٹس پر (مالی اداروں، سرکاری شعبے کے اداروں اور پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے کھاتوں کے علاوہ) کم از کم اسلامی بینکاری ادارے کے تمام پولز کے بہ وزن اوسط مجموعی یافت (Weighted Average Gross Yield) کے 75 فیصد کے مساوی منافع ادا کریں۔ اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کو ہر پول کے مجموعی منافع کے تعین سے متعلق بھی مزید ہدایات جاری کیں۔[35]

شریعہ گورننس فریم ورک (ایس جی ایف) میں نظر ثانی: اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں میں مجموعی شرعی تعمیل کے ماحول کو مضبوط بنانے کے مقصد کے تحت 2014ء میں شریعہ گورننس فریم ورک (ایس جی ایف) جاری کیا تھا، جسے وقتاً فوقتاً اپ ڈیٹ کیا جاتا رہا ہے۔[36] 2024ء میں، اسٹیٹ بینک نے ایس جی ایف میں نظر ثانی کی، تاکہ اسے بین الاقوامی بہترین طریقہ کار، مارکیٹ میں ہونے والی پیش رفت اور متعلقہ فریقین سے موصول ہونے والے تاثرات کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے۔[37]

روایتی بینکاری سے اسلامی بینکاری میں تبدیلی: شرعی اصولوں سے ہم آہنگ بینکاری نظام کی جانب منتقلی کو اسٹیٹ بینک کے وژن 2028ء کے اسٹریٹجک اہداف میں شامل کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے حصول اور بینکوں کو روایتی بینکاری

[33] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء
[34] آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2024ء
[35] آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء
[36] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2014ء
[37] آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2024ء

سے اسلامی بینکاری میں تبدیلی کے عمل میں سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے وسیع تر رہنما پیرامیٹرز وضع کیے ہیں، جو بینکوں کو اپنے منتقلی کے منصوبے (Conversion Plans) تیار کرنے میں مدد دیں گے۔ ان پیرامیٹرز میں، دیگر امور کے ساتھ، وژن اور حکمتِ عملی، گورننس اسٹرکچر، متعلقہ فریقین کے ساتھ رابطہ کاری کا منصوبہ اور صارفین کو سہولت فراہم کرنے کے اقدامات شامل ہیں۔[38] مزید برآں، تبدیلی کے عمل کو مؤثر اور منظم بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے 2010ء میں جاری کردہ روایتی بینکاری برانچز کو اسلامی بینکاری برانچز میں تبدیل کرنے سے متعلق موجودہ معیارات (Criteria) کو از سرِنو مرتب کیا۔[39]

ڈیجیٹل مالی خدمات

الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (ای ایم آئیز) کو لائسنس اور اصولی منظوری: اسٹیٹ بینک نے میسرز ای-پروسیسنگ سسٹمز پرائیویٹ لمیٹڈ (ای پی ایس پی ایل) کو بطور الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشن (ای ایم آئی) کمرشل آپریشنز شروع کرنے کے لیے لائسنس جاری کیا۔ لائسنس کے تحت، یہ ای ایم آئی صارفین، تاجروں اور ایجنٹس کو ای-منی والٹس کی سہولت فراہم کرے گی۔ مزید برآں، دسمبر 2024 تک، دو الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز، یعنی میسرز ویمسول پرائیویٹ لمیٹڈ اور میسرز حب پے پرائیویٹ لمیٹڈ، پائلٹ آپریشنز میں تھیں۔ اسی دوران، مزید تین ای ایم آئیز میسرز وائے اے پی پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ، میسرز سیریسما پرائیویٹ لمیٹڈ اور میسرز ٹوکولیب پرائیویٹ لمیٹڈ ___ کو اصولی منظوری دی گئی، جو پائلٹ آپریشنز کے آغاز کے لیے تنظیمی اور تکنیکی انفراسٹرکچر کی تیاری کے مرحلے میں تھیں۔[40] مزید یہ کہ نومبر 2024ء میں، اسٹیٹ بینک نے میسرز ایکسیپٹ ٹیکنالوجیز پرائیویٹ لمیٹڈ (پے موب) کے بطور پیمنٹ سسٹم آپریٹر (پی ایس او)/ پیمنٹ سروس پرووائیڈر (پی ایس پی) قیام کے لیے اصولی منظوری دی۔[41]

ڈیجیٹل سپلائی چین فنانس: اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایت جاری کی کہ وہ چھ (6) ماہ کے اندر سپلائی چین فنانس کے لیے ڈیجیٹل حل تیار کریں اور نافذ کریں، تاکہ ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کی قرضوں تک رسائی میں اضافے اور ریٹیل ادائیگیوں کی ڈیجیٹائزیشن کو فروغ دیا جاسکے۔ ان ہدایات کے تحت، بینکوں کو مؤثر سپلائی چین فنانس (ایس سی ایف) فنکشن قائم کرنا ہوگا، جس میں مناسب تربیت یافتہ انسانی وسائل اور سسٹمز شامل ہوں، تاکہ ایس ایم ایز کے لیے ڈیجیٹل ایس سی ایف مصنوعات تیار اور فراہم کی جاسکیں۔ اسٹیٹ بینک نے مزید بینکوں کو ہدایت دی کہ وہ یا تو خود ڈیجیٹل ایس سی ایف حل تیار کریں یا کسی فِن ٹیک یا سروس پرووائیڈر کے ساتھ شراکت داری کریں۔[42]

بینک الیبنک ٹریڈنگ کے لیے الیکٹرانک فارن ایکسچینج (ایف ایکس) ٹریڈنگ پلیٹ فارم: ایک جدید، جامع اور ڈیجیٹل مالی ایکو سسٹم کی تشکیل اسٹیٹ بینک کے وژن 2028ء کے کلیدی ترجیحی شعبوں میں شامل ہے۔ اس تناظر میں، اسٹیٹ بینک نے بینک الیبنک مبادلہ منڈی کے لیے ایک مرکزی فارن ایکسچینج ٹریڈنگ پلیٹ فارم "ایف ایکس میچنگ" متعارف کرایا۔ اس پلیٹ فارم کا مقصد انٹربینک مارکیٹ کے شرکا کو ایک ایسا مرکزی تجارتی پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے، جو گمنام بنیادوں پر فارن ایکسچینج ٹریڈنگ اور حقیقی وقت (Real-Time) میں قیمتوں کی شفاف معلومات فراہم کرے۔ ایف ایکس میچنگ پلیٹ فارم کا نفاذ بینک الیبنک مبادلہ منڈی کی گہرائی اور شفافیت میں اضافے کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک نے مجاز ڈیلرز کو ایف ایکس میچنگ پلیٹ فارم پر انٹربینک فارن ایکسچینج ٹریڈنگ کے باضابطہ آغاز سے متعلق ہدایات جاری کیں۔[43]

---

38 آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2024ء
39 آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2024ء
40 شعبہ بیرونی ابلاغ | پریس ریلیز، 20 نومبر 2024ء
41 شعبہ بیرونی ابلاغ | پریس ریلیز، 05 نومبر 2024ء
42 ایس ایچ اینڈ ایس ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2024ء
43 ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2024ء

ایس ایم ای اور زرعی فنانسنگ کے فروغ کے لیے اقدامات

ایس ایم ایز کے لیے رسک کوریج اسکیم: جامع معاشی ترقی اور روزگار کے مواقع کی تخلیق میں چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کی کلیدی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومتِ پاکستان نے اسٹیٹ بینک کی سفارش پر بینکوں کی جانب سے ایس ایم ایز کو فراہم کی جانے والی نئی فنانسنگ کے تحفظ کے لیے رسک کوریج اسکیم کی منظوری دی۔ یہ اسکیم حکومتِ پاکستان اور اسٹیٹ بینک کی ان مشترکہ کوششوں کا حصہ ہے، جن کے تحت آئندہ پانچ (5) برسوں میں ایس ایم ای فنانسنگ کے حجم کو بڑھا کر 1,100 ارب روپے تک لے جانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت، اسٹیٹ بینک ہر شریک مالی ادارے کو نئی ایس ایم ای فنانسنگ کے مقابلے میں رسک کوریج کی حدود (Risk Coverage Limits) مختص کرے گا، جبکہ حکومتِ پاکستان بینکوں کی ایس ایم ایز کو فراہم کردہ نئی فنانسنگ پر کریڈٹ نقصان (صرف اصل زر کا حصہ) برداشت کرے گی۔ اس ضمن میں، بینکوں کی نئی فنانسنگ کے مقابلے میں چھوٹے کاروباری اداروں (Small Enterprises) کے لیے 20 فیصد اور درمیانے کاروباری اداروں (Medium Enterprises) کے لیے 10 فیصد فرسٹ لاس کوریج (first loss coverage) فراہم کی جائے گی۔[44]

ایس ایم ای فنانسنگ کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم: ایس ایم ای فنانسنگ کو فروغ دینے اور ایس ایم ایز کی فنانسنگ تک رسائی کو آسان بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کے لیے بغیر ضمانت قرضے (Clean Lending) کی حد پانچ (5) ملین روپے سے بڑھا کر دس (10) ملین روپے کر دی۔[45] مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے فی فریق (Per Party) انکشاف کی حد چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے پچیس (25) ملین روپے سے بڑھا کر ایک سو (100) ملین روپے اور درمیانے کاروباری اداروں کے لیے دو سو (200) ملین روپے سے بڑھا کر پانچ سو (500) ملین روپے کر دی۔[46]

زرعی فنانسنگ کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم: ماضی میں، بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو کسی بھی قسم کی فنانسنگ تجویز پر غور کرتے وقت قرض گیروں سے متعلق کریڈٹ رپورٹ صرف اسٹیٹ بینک کے الیکٹرانک کریڈٹ انفارمیشن بیورو (eCIB) سے حاصل کرنے کی اجازت تھی۔ زرعی فنانسنگ کے بہاؤ میں اضافہ کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے زرعی فنانسنگ کے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کے ذریعے اس شرط میں نرمی کی، جس کے تحت اب بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو اسٹیٹ بینک کے eCIB کے علاوہ، اسٹیٹ بینک سے لائسنس یافتہ کسی بھی کریڈٹ بیورو (جس کے وہ رکن ہوں) سے بھی کریڈٹ رپورٹس حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔[47]

زرعی قرضوں کے طریقہ کار اور دستاویزات کو سہل بنانا: زرعی قرضوں کی درخواستوں پر کارروائی کے دوران قرض گیروں سے خسرہ گرداوری کے حصول میں بینکوں کو درپیش مشکلات کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک نے کاشت کاری کی سرگرمیوں کی تصدیق اور نگرانی کے لیے خسرہ گرداوری کے متبادل کے طور پر درج ذیل دستاویزات کے استعمال کی اجازت دی (i): کھیت کی سیٹلائٹ تصاویر کے ذریعے ڈجیٹل جیو فینسنگ / ریموٹ سینسنگ پر مبنی ڈجیٹل سروے رپورٹ؛ (ii) فصلوں کی تفصیلات پر مشتمل بونافائیڈ سرٹیفکیٹ (Bonafide Certificate)۔[48]

[44] ایس ایچ اینڈ ایس ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2024ء

[45] ایس ایچ اینڈ ایس ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2024ء

[46] ایس ایچ اینڈ ایس ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2024ء

[47] اے سی ایف آئی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2024ء

[48] اے سی ایف آئی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2024ء

ضمیمہ ب

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اخذ کرنے کے لیے مستعمل اظہاریے

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) مالی استحکام کا جائزہ 2016ء میں پہلی بار متعارف کرایا گیا تھا، اور تب سے اس میں ترامیم کی گئیں اور اگلے تمام جائزوں میں اسے باقاعدگی سے شائع کیا گیا۔ مالی استحکام کا جائزہ 2018ء میں دائرہ کار، اظہاریوں اور طریقہ کار کے لحاظ سے کچھ ترامیم کی گئیں (دیکھیے ضمیمہ الف، مالی استحکام کا جائزہ 2018ء)۔

واضح رہے کہ ایف ایس وی آئی ایک جامع اشاریہ ہے جو کلی معیشت میکرو اکانومی، مالی منڈیوں، شعبہ بینکاری، غیر بینک مالی اداروں، ترقیاتی مالی اداروں، بیمہ کمپنیوں اور کارپوریٹ شعبے کے ذیلی اشاریوں کی اوسط سے اخذ کیا جاتا ہے۔ ہر جہت سے استعمال ہونے والے اظہاریوں کی مکمل فہرست ذیل کے جدول میں دی گئی ہے:

جدول 1: مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اور مالی شعبے کا ہیٹ میپ (ایف ایس ایچ ایم): خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

نمبر شمار	خطرے کا شعبہ	خطرے کی سمت	خطرے کے اظہاریے	مالی استحکام پر اثر
1	کلی معاشی $\frac{1}{n}\sum Ex, R, F, In$ n = 4	بیرونی شعبہ (Ex) $Ex = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} ex_i,$ $n = 3$	ex_1 = زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر کی پوزیشن (ایس بی پی کی تحویل میں ex_2 = جاری کھاتے کا توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد ex_3 = توازن تجارت بلحاظ جی ڈی پی فیصد ex_4= تجارتی اشاریے کی مدت ex_5 = حقیقی مؤثر شرحِ مبادلہ کا اشاریہ	مثبت مثبت مثبت مثبت منفی
		حقیقی شعبہ	حقیقی جی ڈی پی کی نمو	مثبت
		مالیاتی شعبہ	مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی کا فیصد	منفی
		مہنگائی	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	منفی
2	مالی منڈیاں $\frac{1}{n}\sum FE, MM, CM$ n = 3	زرِمبادلہ	وسط بہ وزن انٹربینک قوت نمائی حرکت پذیر بہ وزن اوسط (EMWA) تغیرپذیری	منفی
		بازار زر	شبینہ ریپو ریٹ قوت نمائی حرکت پذیر اوسط (EMWA) تغیرپذیری	منفی
		سرمایہ منڈی	کے ایس ای 100 انڈیکس قوت نمائی حرکت پذیر اوسط تغیرپذیری	منفی
3	بینکاری $\frac{1}{n}\sum C, AQ, E, L, D, I$ n = 6	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} c_i, n = 3$	c_1 = شرحِ کفایت سرمایہ (CAR) c_2 = سطح اول (CAR) c_3= سرمایہ تا اثاثوں کا تناسب	مثبت مثبت مثبت
		اثاثہ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n}\sum_{i}^{n} aq_i,$ $n = 3$	aq_1 = غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے aq_2= خالص غیر فعال قرضے تا سرمایہ aq_3 = تموین تا غیر فعال قرضے aq_4 = خسارہ تا غیر فعال قرضے	منفی منفی مثبت منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} e_i,$ $n = 6$	e_1 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس e_2= ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس e_3 = خالص سودی مارجن e_4 = خالص سودی آمدنی/ خام آمدنی e_5 = لاگت تا آمدنی کا تناسب e_6 = تجارتی آمدنی اور مجموعی آمدنی	مثبت مثبت مثبت مثبت منفی منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} l_i,$ $n = 3$	l_1 = سیال اثاثے/ مجموعی اثاثے l_2= سیال اثاثے/ مجموعی امانتیں l_3 = سیال اثاثے/ قلیل مدتی واجبات l_4= قرض گیری اثاثے	مثبت مثبت مثبت منفی
		امانتیں (D) $D = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} d_i,$ $n = 2$	d_1 = امانتیں تا اثاثے d_2= امانتوں کی نمو (سال بسال)	مثبت مثبت

جدول 1: مالی شعبے کی زدپذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اور مالی شعبے کا ہیٹ میپ (ایف ایس ایچ ایم): خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

		باہمی ربط (I) $I = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} i_i,$ $n = 2$	i_1 = طلبیدہ قرض گاری اور قرض گیری / مجموعی اثاثے i_2 = مالی واجبات (علاوہ اسٹیٹ بینک)	منفی منفی
4	غیر بینک مالی ادارے $\frac{1}{n}\sum A, E$ n = 2	اثاثے	اثاثوں کی نمو	مثبت
		آمدنی	خالص فروخت	مثبت
5	ترقیاتی مالی ادارے $\frac{1}{n}\sum C, AQ, E, L$ n = 4	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} c_i, n = 3$	c_1 = شرحِ کفایت سرمایہ (CAR) c_2 = سطحِ اول (CAR) c_3 = سرمایہ تا اثاثوں کا تناسب	مثبت مثبت مثبت
		اثاثہ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n}\sum_{i}^{n} aq_i,$ $n = 3$	aq_1 = غیر فعال قرضے تا مجموعی قرضے aq_2 = خالص غیر فعال قرضے تا سرمایہ aq_3 = خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے	منفی منفی منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} e_i,$ $n = 4$	e_1 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس e_2 = ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس e_3 = خالص سودی آمدنی/ خام آمدنی e_4 = لاگت اور آمدنی کا تناسب	مثبت مثبت مثبت منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} l_i,$ $n = 3$	l_1 = سیال اثاثے/ مجموعی اثاثے l_2 = سیال اثاثے/ مجموعی امانتیں l_3 = قرضے/ امانتیں	مثبت مثبت مثبت
6	بیمہ کمپنیاں $\frac{1}{n}\sum Li, NL$ n = 2	حیاتی (Li) $Li = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} li_i,$ $n = 4$	li_1 = دعووں کی شرح li_2 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس li_3 = سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس li_4 = سرمایہ اور اثاثے	منفی مثبت مثبت مثبت
		غیر حیاتی (NL) $NL = \frac{1}{n}\sum_{i=1}^{n} nli_i,$ $n = 5$	nli_1 = دعووں کی شرح nli_2 = پریمیم کا امساک nli_3 = اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس nli_4 = سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس nli_5 = سرمایہ تا اثاثے	منفی منفی مثبت مثبت مثبت
7	کارپوریٹ	کارپوریٹ قرضہ	قرضوں کا بوجھ (اثاثہ/ ایکویٹی، قرضہ/ ایکویٹی، اور قرضہ/ اثاثہ جاتی تناسبات)	منفی